دردِ شناسائی

محمد اصغر میرپوری

ادبستان ٥ لاہور

جملہ حقوق بحق شاعر محفوظ ہیں

نام کتاب	:	دردِشناسائی
شاعر	:	محمد اصغر میر پُوری
اشاعت اوّل	:	جون 2012ء
طابع	:	رانا پرنٹرز، لاہور
ناشر	:	ادبستان، لاہور

ادبستان

6-C دربار مارکیٹ، نزد داتا دربار، لاہور

☎: +92-42-37212348 Cell: 0300-4140207

E-mail: joinadabistan@gmail.com

انتساب

ادب دوست اور علم پرور شخصیت

پروفیسر منیر احمد یزدانی

کے نام

جن کی دوستی میرے لئے قیمتی اثاثہ ہے۔

وہ بدل گیا ہے بے درد زمانے کی طرح
اب ملتا ہے کسی بیگانے کی طرح

میں دل سے انہیں کیسے جدا کردوں
اس کی یادیں ہیں خزانے کی طرح

ترتیب

حرفِ اوّل	7
غزلیات	9
منظومات	161
تمام جہانوں کا جو کاتبِ تقدیر ہے	162
کیسا مسلمان ہے	163
میرے لبوں پہ	164
جن لوگوں کا مقدر	165
اپنی کہانی عجیب ہے	166
اصل دین کیا ہے	167
میں نہ اگر	168
غیر کے در پہ جو سر جھکایا نہیں کرتے	169

بزدلوں کی دوستی	170
میری پڑوسن	171
ایک طرف مشرک دوسری طرف کافر	172
جو اپنے ربّ پہ	173
قطعات	174
وہ جو چلا گیا	175
میرا محبوب	175
حُسن و جمال	176
مسکرانے کی بات نہ کر	176

......☆☆......

حرفِ اوّل

ہرحمد وثناء اپنے اللہ کے لیے، بے شمار درودوسلام نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر زندگی میں اتنا کچھ لکھا ہے کہ اب میرے پاس جتنا الفاظ کا ذخیرہ تھا وہ ختم ہوتا جارہا ہے دوسرا مجھے جلدی میں یہ مجموعہ چھپوانے کو دینا ہے اور کام زیادہ ہیں وقت کم بلکہ یہ کہنا بجا ہوگا کہ منصوبے انسان اتنے بناتا رہتا ہے جو زندگی میں کبھی مکمل نہیں ہوتے۔

اب بار بار اپنے سخن کے بارے میں کیا لکھوں آپ پڑھ کر خود ہی فیصلہ کرلیں۔

میرا یہ ''آزاد غزلوں'' کا مجموعہ اگر آپ لوگوں کو پسند آگیا تو سمجھوں گا میری محنت کا مجھے پھل مل گیا اگر کوئی کمی رہ گئی تو انشاءاللہ اگلی دفعہ دور کردوں گا۔

میرا یہ شعری مجموعہ ''دردِشناسائی'' بڑی کاوش ولگن سے تیار کیا ہے۔ یہ سب کچھ لکھنے سے میرا مقصد نہ شہرت نہ دولت کمانا ہے بلکہ میری تو یہ سوچ ہے کہ اگر میرے پاس کچھ بانٹنے کے لیے ہے تو میں کیوں نہ یہ سخن کا خزانہ سب کے ساتھ بانٹوں۔شاید کوئی اسے پڑھ کر مجھے دعا دے تو میری بھی دنیا بدل جائے میں دعاؤں کا سخت محتاج ہوں۔

میں پروفیسر منیر احمد یزدانی صاحب کا بے حد ممنون ہوں کہ وہ میرے کلام کی نہ صرف تصحیح و ترتیب فرماتے ہیں بلکہ اس کی اشاعت کے سلسلے میں میری رہنمائی بھی فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پروفیسر صاحب کو بلند اقبالی عطا فرمائے۔

میرا کلام پڑھنے سے قبل ایک بات ذہن میں رہے کہ آپ اسے ایک نقاد کی نظر سے پڑھیں گے تو مزہ نہیں آئے گا، اگر ایک عام آدمی کی طرح پڑھیں گے تو سرور آئے گا۔

آپ کی دُعاؤں کا طالب
محمد اصغر میرپوری

غزلیات

جب پیار کرتا ہوں تو کمال کرتا ہوں
دشمنی بھی بڑی بے مثال کرتا ہوں

تقدیر کے لکھے پہ سر تسلیم خم کرتا ہوں
میں کسی بات کا نہ کبھی ملال کرتا ہوں

وہ شرم کے مارے پانی پانی ہوجاتا ہے
جب اس کے سامنے تعریفِ جمال کرتا ہوں

آنکھوں سے آنسو کا جھرنا بہنے لگتا ہے
تنہائی میں جب اس کی سمت خیال کرتا ہوں

......☆☆......

میں نے اسے پیارکیا یہ میرا قصور تھا
مگر میں اپنے دل کے ہاتھوں مجبور تھا

اس کے پیار نے مجھے خوشیاں لٹا دیں
ورنہ میرا سنسان جیون بہت رنجور تھا

وہ میرے ہر سکھ دکھ میں شریک رہا
جو دل کے قریب آنکھوں سے دور تھا

جس نے غم کی آندھیوں سے ہار نہ مانی
مجھ سے بچھڑتے وہ اداس ضرور تھا

......☆☆......

اے دوست میرا حال زار نہ پوچھ
تیرے بن سُونا ہے گلزار نہ پوچھ

تو کیا جانے کیسے جی رہا ہوں
موسم گل میں تیرے بغیر نہ پوچھ

مرنے کے بعد آنکھیں کھلی نہ رہ جائیں
شدت سے ہے تیرا انتظار نہ پوچھ

سینے میں تیرے جدائی کا درد لیے
اب کی بار کیسے گزری ہے بہار نہ پوچھ

ان حروف کو کالی سیاہی نہ سمجھ
خون جگر سے لکھے ہیں اشعار نہ پوچھ

......☆☆......

ہم سے بچھڑ کر کیا حال ہے تمہارا جانم
ہم نہیں ہیں تو اب کس پہ ڈھاتے ہو ستم

یاد ہے تم کہتی تھی تنہا جی نہ سکو گے
دیکھو تمہارے بن بھی جی رہے ہیں ہم

تمہارے جانے کے بعد پرسکون ہے زندگی
اب مجھے سردرد بھی ہوتا ہے بہت کم

بزرگوں سے سنا ہے کہ سچ کڑوا ہوتا ہے
میری کھری کھری باتیں سن کر ہونا نہ برہم

اب اس سے مزید ہم کچھ کہہ نہیں سکتے
حقیقت یہ ہے کہ ہمیں آنے لگی ہے شرم

......☆☆......

غم کے منجدھار میں ہے کشتی میری
تیرے بن ویران ہے دل کی بستی میری

میں نے دل و جان وار دیئے جس پر
اس ستمگر نے چھینی ہے ہنسی میری

اس کے ملنے سے زیست میں اجالا ہوگا
جو چھین کے لے گیا آنکھوں کی روشنی میری

میری کسی بات کا اسے کبھی یقیں نہیں آتا
وہ ہر بات کو سمجھتا ہے ریاکاری میری

ہجر میں بھی لیں گے یادوں کے سہارے
زندگی بھر اسے یاد آئے گی یاری میری

......☆☆......

ہم نے بھی پیار کیا تھا ایک دیدہ ور سے
آج اس نے نکال دیا ہمیں دل کے گھر سے

جب بھی اپنی حالت پہ اپنی نظر پڑتی ہے
پھر سارا دن رہتے ہیں ہم دیدہ تر سے

اب ہم نے دل سے وعدہ کر لیا ہے
اگر پیار کیا تو کریں گے وفا کے پیکر سے

اس کی تلاش میں آج گھر سے نکلے ہیں
شائد ملاقات ہو جائے کسی حسیں تر سے

......☆☆......

میری نظر میں جتنا حسیں میرا خیال ہے
کچھ ایسا ہی سندر اس کا حسن و جمال ہے

میرے سخن نے نکھارا ہے حسن کو
لگتا ہے یہ سب میری شاعری کا کمال ہے

میں اس کی کس بات کی تعریف کروں
وہ تو سندر تھا کہ اک جیتی جاگتی مثال ہے

اس سے دور رہ کر کیسے گزرے گی زندگی
ہجر کے پہلے سال میں ہی برا حال ہے

وہ تصور میں ہر پل میرے ساتھ رہے گا
اسے بھولنا اصغؔر کے لئے بڑا محال ہے

......☆☆......

سنا ہے کہ وہ میرے گھر آ رہے ہیں
اسی لئے ہم اپنے بام و در سجا رہے ہیں

بجلیوں سے کہہ دو وہ اس سمت نہ آئیں
مدت کے بعد ہم اپنا نشیمن بنا رہے ہیں

وہ گھر بیٹھے خوشی سے جیے جا رہے ہیں
ادھر ہم ان کے انتظار میں آنسو بہا رہے ہیں

ان کو ہم سے محبت تھی مرتے دم تک رہے گی
نہ جانے کیوں وہ قسمت کا لکھا مٹا رہے ہیں

کل تک آپ گر میرے غریب خانے پہ نہ آئے
تو سمجھ لینا ہم اس دنیا سے جا رہے ہیں

......☆☆......

Thank You for previewing this eBook

You can read the full version of this eBook in different formats:

- HTML (Free /Available to everyone)
- PDF / TXT (Available to V.I.P. members. Free Standard members can access up to 5 PDF/TXT eBooks per month each month)
- Epub & Mobipocket (Exclusive to V.I.P. members)

To download this full book, simply select the format you desire below